

## عدالت عظمیٰ رپورٹس 2000 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

پیارا سنگھ

بنام

اسٹیٹ آف پنجاب اور دیگران

10 جولائی 2000

اے۔ پی۔ مسرا اور ایم۔ بی۔ شاہ، جسٹسز۔

بے دخل شدہ افراد (معاوضہ اور بحالی) ایکٹ، 1954: دفعات (2) 25 اور 33۔

پاور۔ کی استعمال۔ زمین نیلامی خریدار کو فروخت کی گئی جس نے زمین کے رقبے کے حوالے سے کوئی اعتراض نہیں اٹھایا۔ کوئی علمی یا ریاضیاتی غلطی نہیں تھی۔ تاہم، 23 سال کی نیلامی کے بعد خریدار نے کرایہ دار کے قبضے میں موجود زمین کو شامل کرنے کے لیے تازہ اصلاح کے لیے درخواست دی۔ تحصیلدار نے مذکورہ درخواست کو مسترد کر دیا جس کی اپیل میں اجازت دی گئی تھی۔ کرایہ دار کی دفعہ 33 کے تحت تصحیح میں چلیج کرنے والی اپیل کو فنانشل کمشنر کی طرف سے مسترد کر دیا گیا تھا۔ کی درستگی۔ تصحیح نامہ جاری کرنے کا حکم انتہائی من مانی ہے۔ اس لیے عدالت عالیہ نے مالیاتی کمشنر کے حکم کو برقرار رکھنے میں غلطی کی۔ بے گھر افراد (معاوضہ اور بحالی) قواعد، 1955، قاعدہ 90۔

انتظامی قانون:

فطری۔ بغیر سنے کسی کی مذمت کی جائے۔ کا قاعدہ۔ نیلامی فروخت۔ منسوخ کرنا۔ عیب دار اعلان کی بنیاد پر۔ سب سے زیادہ بولی لگانے والے کو نوٹس جاری کیے بغیر۔ کی توثیق۔ منعقد؛ فروخت کو منسوخ کرنے سے پہلے سب سے زیادہ بولی لگانے والے کو سننا ضروری ہے کیونکہ اس کے حقوق متاثر ہوتے ہیں۔ اس لیے فروخت منسوخ کرنا کا لعدم قرار دیا جاتا ہے۔

عمل اور طریقہ کار:

مقدمہ دائر کرنے کا حق۔ اپیل۔ فائل کرنے کا حق۔ نیلامی۔ فروخت۔ کرایہ دار کے قبضے میں زمین جو نیلامی کے خریدار ایک تصحیح کے بذریعے دی گئی۔ منعقد: کرایہ دار کو مذکورہ تصحیح کے خلاف اپیل دائر کرنے کا حق حاصل ہے۔

الفاظ اور جملے:

"گیر ممکن تو با"۔ کا مطلب

مدعا علیہ نمبر 2 نے بے گھر افراد (معاوضہ اور بحالی) ایکٹ، 1954 تو ضیعات کے تحت نیلامی میں زمین کا ایک مخصوص رقبہ خریدا۔ محکمہ باز آباد کاری نے فروخت ٹیٹوفکیٹ جاری کیا۔ 23 سال کے بعد، مدعا علیہ نمبر 2 نے اپیل کنندہ کرایہ دار کے قبضے میں موجود زمین کو شامل کرنے کے لیے درخواست دائر کی جس میں کہا گیا کہ اسے نیلامی کے ذریعے بھی فروخت کیا گیا تھا۔ تحصیلدار (سیلز) نے درخواست مسترد کر دی۔ دریں اثنا، اپیل کنندہ کے پاس موجود زمین کو نیلامی کے لیے رکھا گیا اور اپیل کنندہ مذکورہ زمین کی خریداری کے لیے سب سے زیادہ بولی لگانے والا تھا۔ تاہم، تحصیلدار (سیلز) نے یہ کہتے ہوئے نیلامی کو مسترد کر دیا کہ اس میں ناقص اعلان تھا۔

مذکورہ مسترد کے خلاف، مدعا علیہ نمبر 2 نے اپیل کنندہ کو فریق مدعا علیہ کے طور پر شامل کیے بغیر سیٹلمنٹ کمشنر کے سامنے اپیل کو ترجیح دی۔ اپیل کی اجازت دی گئی اور کسی بھی چیز پر غور کیے بغیر فروخت کا ٹیٹوفکیٹ جاری کیا گیا جس میں زمین بھی شامل تھی، جو اپیل کنندہ کے قبضے میں تھی۔

اس حکم کے خلاف، اپیل کنندہ نے چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے سامنے اپیل / نظر ثانی کو ترجیح دی۔ اپیل کو اس بنیاد پر خارج کر دیا گیا کہ اپیل گزار کے پاس مذکورہ اپیل یا نظر ثانی دائر کرنے کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ سیٹلمنٹ کمشنر نے اس کے حق میں نیلامی منسوخ کر دی تھی۔ انہوں نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ بے گھر افراد (معاوضہ اور بحالی) قواعد، 1955 کے تحت اگر صرف ریاضی کی غلطی کو درست کرنے کی کوشش کی جائے تو دوسرا اس سے زیادہ تصحیح جاری کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ مالیاتی کمشنر (ریونیو) نے بھی اپیل کو مسترد کر دیا۔ عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کی طرف سے دائر تحریری درخواست کو مختصر طور پر مسترد کر دیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ تحصیلدار (سیلز) نے اپیل کنندہ کو نوٹس جاری کیے بغیر ناقص اعلان کی بنیاد پر نیلامی کی فروخت کو الگ کرنے کا حکم منظور کرنے میں غلطی کی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: 1. اضافی زمین پر قبضہ دینے کے لیے نام نہاد تصحیح نامہ جاری کرنے کا حکم بالکل من مانی ہے۔ اس طرح، مدعا علیہ نمبر 2 کی طرف سے جو دعویٰ کیا گیا ہے وہ زمین کی ملکیت ہے، جسے نیلامی کے ذریعے اس کے حق میں فروخت کیا گیا تھا، اسے حوالے نہیں کیا گیا اور زمین کا صرف ایک حصہ اس کے حوالے

کیا گیا۔ یہ تنازعہ انہوں نے 23 سال کے وقفے کے بعد اٹھایا۔ وقت کے طویل وقفے اور اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ علمی یا ریاضی کی غلطی کا کوئی سوال نہیں ہے، حکام کو بے گھر افراد (معاوضہ اور بحالی) ایکٹ 1954 کی دفعہ (2) 25 کے تحت دائرہ اختیار کا استعمال نہیں کرنا چاہیے تھا جو اتھارٹی کو کسی بھی ترتیب میں علمی یا ریاضی کی غلطیوں کو درست کرنے کا اختیار دیتا ہے یا کسی حادثاتی پرچی یا غلطی سے اس میں پیدا ہونے والی غلطیوں کو درست کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ اصلاحات کی آڑ میں حکام نے مدعا علیہ نمبر 2 کے حق میں اضافی زمین کا قبضہ حوالے کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ یہ بھی واضح ہے کہ چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے معاملے کے حقائق پر اپنا ذہن نہیں لگایا ہے اور صرف یہ مشاہدہ کیا ہے کہ ریاضی کی غلطی کو درست کرنے میں دوسرا بندوبست یا مزید بندوبست جاری کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

2. مزید برآں، چیف سیٹلمنٹ کمشنر کو اس حقیقت پر غور کرنا چاہیے تھا کہ اپیل کنندہ زمین کے قبضے میں تھا کیونکہ اسے کرایہ دار کے طور پر شامل کیا گیا تھا۔ لہذا، اس کے پاس مدعا علیہ نمبر 2 کو اضافی زمین، جو اس کے قبضے میں تھی، دینے والے نام نہاد تصحیح کے خلاف اپیل دائر کرنے کا حق تھا۔

3. تحصیلدار (سیلز) کو اپیل گزار کو سننا چاہیے تھا، جس کی بولی سب سے زیادہ تھی اور ناقص اعلان کی بنیاد پر نیلامی کی فروخت کو منسوخ کرنے سے پہلے اسے قبول کر لیا گیا تھا۔ موجودہ معاملے میں، اپیل کنندہ کرایہ دار کے طور پر زمین کے قبضے میں تھا۔ اس کی بولی قبول کر لی گئی اور اگر اس بولی کو الگ کرنا تھا تو اس کے (اپیل کنندہ کے) حقوق یقینی طور پر بری طرح متاثر ہوں گے، اس لیے اسے سننے کی ضرورت تھی۔ چونکہ اس طرح کا حکم منظور کرنے سے پہلے اپیل کنندہ کو ایسا کوئی موقع فراہم نہیں کیا گیا تھا، اس لیے اسے منسوخ کرنے کی ضرورت ہے۔

سریندر سنگھ بنام مرکزی حکومت، (1986) 4 ایس سی سی 667، پراختصار کیا۔

4. اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کردہ تحریری درخواست کو مسترد کرتے ہوئے عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کردہ تنازعہ حکم کو مسترد کر دیا گیا ہے۔ تحصیلدار کی طرف سے جاری کردہ اصلاح نامہ جس میں اپیل کنندہ کے پاس موجود زمین کو مدعا علیہ نمبر 2 کے حق میں جاری کردہ کرایہ دار کے طور پر شامل کر کے فروخت کے ٹیٹول کیٹ کو درست کیا گیا ہے، کو کالعدم قرار دے کر منسوخ کر دیا جاتا ہے۔ نیچتا مالیاتی کمشنر (ریونیو) اور سیکرٹری باز آباد کاری محکمہ کی طرف سے منظور کردہ تنازعہ احکامات اور چیف سیٹلمنٹ کمشنر کی طرف سے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ: 1990 کی دیوانی اپیل نمبر 1911۔

1989 کے سی ڈبلیو پی نمبر 4692 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مورخہ 21.8.89 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ڈاکٹر روکسنہ سوامی اور بھارت سنگال۔

جواب دہندگان کے لیے ایس۔ ایل۔ چیمبر، ایس۔ سی۔ چڈھا، ایم۔ ایل۔ چیمبر، سی۔ ایم۔ نیئر، جی۔ کے۔ بنسل، راجیودتہ، سنیل گپتا، پیوش شرما اور پرمود دیال۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ جسٹس: یہ اپیل 21 اگست 1989 کے فیصلے اور حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے جو پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ نے C.W.P.No 4692 آف 1989 میں منظور کیا تھا۔ جس کے تحت عدالت عالیہ نے مالیاتی کمشنر یونیو (مدعا علیہ نمبر 1) کے ذریعے منظور کردہ 6.9.1988 کے حکم کو برقرار رکھتے ہوئے اسے مختصر طور پر مسترد کر دیا، جس نے اپیل کنندہ کی جانب سے دائر کردہ متفرق Reh. نمبر 42 آف 1987-88 کو دفعہ 33 کے تحت مسترد کر دیا تھا۔ جو بے گھر افراد (معاوضہ اور بحالی) ایکٹ، 1954 کے تحت ہے (جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا گیا ہے)۔

موجودہ اپیل میں تنازعہ خاصا نمبر 28/23,24/2 میں سے 2 کنال 12 مرلوں کی پیمائش کرنے والی زمین سے متعلق ہے جس میں 5 کنال 12 مرلوں کی پیمائش ہوتی ہے جو گاؤں کھوکھر، تحصیل دسویا، ضلع ہوشیار پور، پنجاب میں واقع ہے۔ یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ مذکورہ زمین نشیبی زمین تھی اور اسے "گیر ممکن تو با" یعنی تالاب یا ٹینک کی زمین کے طور پر درجہ بند کیا گیا تھا، جس کی کاشت 10 سال سے زیادہ عرصے سے نہیں کی گئی تھی۔ وہ زمین دفعہ 2 (سی) کے معنی میں انخلا کی جائیداد تھی۔ مدعا علیہ نمبر 2 کی دلیل یہ ہے کہ 8.12.1959 پر تحصیلدار (سیلز) نے زمین کا ایک حصہ نیلامی کے لیے رکھا جسے اینٹوں کے بھٹے کی جائیداد نمبر 25 کہا گیا، جس کی کل پیمائش 13 کنال 10 مرلہ تھی، جو کہ "گیر ممکن بھٹا" تھا۔ اپیل کنندہ کے مطابق، جو نیلام کی گئی تھی وہ گیر ممکن بھٹا زمین تھی نہ کہ تنازعہ زمین جسے گیر ممکن تو با کہا جاتا تھا۔ مذکورہ نیلامی میں، زمین مدعا علیہ نمبر 2 نے خریدی تھی۔ 21 مارچ 1964 کو ایچ او (سیلز)، محکمہ باز آباد کاری، جالندھر حکومت بھارت کی طرف سے فروخت ٹیٹھکیٹ جاری کیا گیا۔ کسی غلطی سے گاؤں کے نام کا غلط ذکر کیا گیا تھا اور فروخت ٹیٹھکیٹ کے شیڈول میں لکھا تھا کہ "پراپرٹی نمبر 25 اینٹوں کا بھٹا گاؤں چولونگ، ضلع ہوشیار پور میں واقع ہے"۔ جائیداد کی شناخت کے لیے اصل فروخت ٹیٹھکیٹ میں کوئی خسرہ نمبر نہیں دیا گیا تھا۔ یہ بھی مانا جاتا ہے کہ ریلوے کے ذریعے نیلامی کی گئی جائیداد سے زمین کے حصول کی وجہ سے، مدعا علیہ نمبر 2 صرف

7 کنال اور 6 مارلا کے کل رقبے کا حقدار تھا۔ 17.4.1964 پر اس پر اپرٹی کے حصے خسرانمبر 28/17/11 میں 7 کنال 18 مارلا کو مدعا علیہ نمبر 2 کے نام پر 14 سال کی مدت کے لیے تبدیل کیا گیا تھا۔ جواب دہندہ نمبر 2 انتقال سے مطمئن رہا اور اس نے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ تاہم، 22.5.1978 پر اس نے ایک تصحیح جاری کرنے کے لیے درخواست دائر کی اور متعلقہ مینجنگ آفیسر نے اس اثر کے لیے تصحیح جاری کی کہ نیلامی کی زمین "خسرانمبر۔ R/28/17 گاؤں کھوکھر میں کل پیمائش 4 کنال اور 14 مرلے ہیں۔ یہ تصحیح نامہ تحصیلدار (سیلز) ہوشیار پور کی سائٹ رپورٹ کے بعد جاری کیا گیا تھا۔

یہ اپیل گزار کی دلیل ہے کہ متنازعہ زمین خسرانمبر۔ R-28/23, 24/2 بھی انخلا شدہ زمین تھی اور 1978-79 میں اپیل کنندہ کو کرایہ دار کے طور پر شامل کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ کو ایسی افتادہ آراضی کی منظوری کے وقت، اسے نشیبی نجرا افتادہ آراضی (تالاب کی افتادہ آراضی) کے طور پر درج کیا گیا ہے جسے اپیل کنندہ نے برابر کیا، کھاد دی اور آبپاشی کی تاکہ اسے سبز چارہ اگانے کے لیے موزوں بنایا جاسکے اور اس کے بعد 1985 میں اپیل کنندہ اس پر گنے کی کاشت کر رہا تھا۔

کرایہ دار مدعا علیہ نمبر 2 کے طور پر اپیل کنندہ کو زمین کی منظوری کے بعد اس زمین کو شامل کرنے کے لیے مزید تصحیح کرنے کے لیے 25.8.1982 پر درخواست دائر کی گئی جو اپیل کنندہ کو یہ کہتے ہوئے دی گئی تھی کہ اسے 1959 میں ہوئی نیلامی کے ذریعے بھی اسے فروخت کیا گیا تھا۔ اس درخواست کو تحصیلدار (سیلز) نے 9.2.1983 (ضمیمہ 'H') کے حکم کے ذریعے یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا تھا کہ اسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر (سیلز) نے تحصیلدار، ہوشیار پور کے کیس کے کاغذات کی جانچ پڑتال کے بعد 22.5.1978 پر تصدیق نامہ جاری کیا تھا اور خسرانمبر 28/17/2 اور 18 کا ذکر کرتے ہوئے تازہ فروخت ٹیٹولیکٹ جاری کیا تھا، جس میں ضلع ہوشیار پور کے گاؤں کھوکھر کے 4 کنال 14 مرلوں کی پیمائش کی گئی تھی۔ فروخت ٹیٹولیکٹ میں مزید اصلاح کے لیے مدعا علیہ نمبر 2 کی درخواست کو قبول نہیں کیا گیا کیونکہ مناسب تصدیق کے بعد اور تحصیلدار سے رپورٹ حاصل کرنے کے بعد اصلاح نامہ جاری کیا گیا تھا۔

دریں اثنا، اپیل کنندہ کرایہ دار کے پاس موجود زمین کو 30.12.1982 پر نیلامی کے لیے رکھا گیا اور اپیل کنندہ مذکورہ زمین کی خریداری کے لیے سب سے زیادہ بولی لگانے والا تھا۔ تاہم، تحصیلدار (سیلز) نے 30.1.1985 کے حکم کے ذریعے مذکورہ نیلامی کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ اس میں عیب دار اعلان (ضمیمہ 'I') تھا۔

تحصیلدار کے ذریعے منظور کردہ 9.2.1983 کے حکم کے خلاف، مدعا علیہ نمبر 2 نے عرضی گزار کو

فریق مدعا علیہ کے طور پر شامل کیے بغیر سٹیٹمنٹ کمشنر، موہالی، پنجاب کے سامنے ایکٹ کی دفعہ 22 کے تحت اپیل کو ترجیح دی۔ اس اپیل کی اجازت 01.12.1983 کے حکم کے ذریعے تحصیلدار (سیلز) کو متعلقہ ریونیو ریکارڈ کی جانچ پڑتال کرنے اور مدعا علیہ کو سننے کے بعد ایک نیا اصلاح نامہ جاری کرنے کی ہدایت کے ساتھ دی گئی تھی۔ مذکورہ حکم نامے میں یہ مشاہدہ کیا گیا کہ نیلامی کے وقت خریدی گئی زمین کو 'گیر ممکن بھٹا' کے طور پر بیان کیا گیا تھا اور کلریکل کمی کی وجہ سے جاری کردہ درست دائرے میں کم رقبے کا ذکر کیا گیا تھا جس میں قبل از اشتغال خسرو نمبروں کا موازنہ پوسٹ کنسولڈیشن کلا نمبروں سے نہیں کیا گیا تھا۔ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ علمی غلطیوں کو کسی بھی وقت درست کیا جاسکتا ہے۔ مذکورہ حکم کی بنیاد پر کسی بھی چیز پر غور کیے بغیر 6.2.1985 پر فروخت کا سٹیٹمنٹ جاری کیا گیا جس میں وہ زمین بھی شامل تھی جس پر اپیل کنندہ کا قبضہ تھا۔

اس حکم کے خلاف، اپیل کنندہ نے ڈپٹی کمشنر، ہوشیار پور (ایکٹ کے تحت چیف سٹیٹمنٹ کمشنر) کے سامنے اپیل/انظر ثانی کو ترجیح دی جس میں یہ نشاندہی کی گئی تھی کہ اپیل کنندہ کو سننے بغیر تصحیح جاری کیا گیا تھا اور یہ صرف اس صورت میں جاری کیا جاسکتا ہے جب کوئی علمی یا ریاضی کی کمی ہو لیکن اسے متبادل علاقہ دینے کے لیے جاری نہیں کیا جاسکتا۔

دریں اثنا، اپیل کنندہ نے سب جج، دسویا کے سامنے 1986 کا دیوانی مقدمہ نمبر 168 حکم امتناعی دوامی کے لیے دائر کیا جس میں مدعا علیہ نمبر 2 کو تحصیل دسویا کے گاؤں کھوکھر میں واقع 2 کنال 12 مرلہ کی زمین کے پرامن قبضے میں کسی بھی طرح سے مداخلت نہ کرنے پر روک لگائی گئی۔ اس مقدمے میں مدعا علیہ نمبر 2 کو متنازعہ زمین کے پرامن قبضے میں کسی بھی طرح سے مداخلت کرنے سے روکنے کا حکم دیا گیا تھا سوائے قانون کے مطابق عمل کرنے کے۔ ضلعی عدالت میں دائر 1986 کی اس دیوانی اپیل کے خلاف ایڈیشنل نے 6.10.1986 پر مسترد کر دیا تھا۔ ضلع جج، ہوشیار پور۔

اس کے بعد، 1.12.1983 کے حکم کے خلاف دائر اپیل/انظر ثانی کی سماعت چیف سٹیٹمنٹ کمشنر ہوشیار پور نے کی، جسے اس بنیاد پر مسترد کر دیا گیا کہ اپیل کنندہ کو مذکورہ اپیل یا انظر ثانی دائر کرنے کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ اس کے حق میں نیلامی سٹیٹمنٹ کمشنر نے منسوخ کر دی تھی۔ انہوں نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ اگر صرف ریاضی کی غلطی کو درست کرنے کی کوشش کی جائے تو قواعد کے تحت دوسرا یا اس سے زیادہ تصحیح جاری کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

اس حکم کو ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت مالیاتی کمشنر (ریونیو) کے سامنے چیلنج کیا گیا تھا۔ فریقین کو سننے اور ان کی طرف سے اٹھائے گئے تنازعات کو تفصیل سے ریکارڈ کرنے کے بعد، مالیاتی کمشنر نے مؤقف

اختیار کیا کہ اپیل کنندہ اپنی بولی کو مسترد کرنے سے پہلے سماعت کے کسی پیشگی نوٹس کا حقدار نہیں ہے کیونکہ بے گھر افراد (معاوضہ اور بحالی) قواعد، 1955 کا قاعدہ 90 سیٹلمنٹ کمشنر کو کوئی وجہ بتائے بغیر اپیلوں کو قبول یا مسترد کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ مدعا علیہ نمبر 2 کے حق میں اضافی زمین کی منتقلی۔ اچھی طرح سے غور کیا گیا اور جائز قرار دیا گیا اور اس وجہ سے نظر ثانی کو مسترد کر دیا گیا۔ اس حکم کے خلاف تحریری درخواست دائر کی گئی تھی جسے مختصر طور پر مسترد کر دیا گیا تھا۔ اس حکم کو اس اپیل میں چیلنج کیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل ڈاکٹر روکنہ سوامی نے زور دے کر کہا کہ حکام کی طرف سے نام نہاد تصحیح جاری کرنے کا حکم، اس کے باوجود، من مانی، غیر قانونی ہے اور مدعا علیہ نمبر 2 کے حق میں منظور کیا گیا ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ نیلامی فروخت 1959 میں ہوئی تھی۔ جواب دہندہ نمبر 2 اس کے بعد سے وہ اپنی خریدی ہوئی جائیداد کے قبضے میں رہا اور اس نے کبھی کوئی اعتراض نہیں اٹھایا کہ نیلام شدہ جائیداد کا قبضہ اسے نہیں سونپا گیا یا 23 سال سے زیادہ عرصے تک اسے کم رقبہ نہیں دیا گیا۔ یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ 1978 میں بھی جب مدعا علیہ نمبر 2 گاؤں کے صحیح نام کا ذکر کرنے کی درخواست کی گئی، اس وقت بھی اس نے یہ پیش نہیں کیا تھا کہ اسے جو زمین دی گئی تھی اس کا رقبہ نیلامی سے کم تھا۔ انہوں نے مزید نشاندہی کی کہ تحصیلدار نے پہلے صحیح طور پر مذکورہ درخواست کو 9.2.1983 کے حکم کے ذریعے مسترد کر دیا لیکن اپیل میں کسی ریکارڈ کی تصدیق کے بغیر اور اپیل کنندہ کو نوٹس جاری کیے بغیر جو کراہیدار کے طور پر جائیداد کے قبضے میں تھا، حکم کو کالعدم قرار دے دیا گیا اور سیٹلمنٹ کمشنر کے نئے فیصلے کے لیے معاملہ تحصیلدار کے پاس بھیج دیا گیا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ کوئی انکوائری کیے بغیر، مذکورہ حکم کی بنیاد پر 6.2.1985 پر ایک تصحیح نامہ جاری کیا گیا۔ یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ 6.2.1985 کا ترمیم نامہ بغیر کسی بنیاد کے اور مکمل طور پر من مانی ہے۔ اس نے یہ بھی پیش کیا کہ نیچے دیے گئے حکام نے یہ مؤقف اختیار کرنے میں غلطی کی کہ اپیل کنندہ کے پاس اس حقیقت پر غور کیے بغیر کوئی حق نہیں تھا کہ زمین کا قبضہ 1978-79 میں اپیل کنندہ کے حوالے کیا گیا تھا؛ کہ اس نے اسے قابل کاشت بنایا اور اس کے بعد اسے 30.12.1982 پر ہونے والی نیلامی میں خریدا۔ اس نیلامی کو اپیل کنندہ کو کوئی نوٹس جاری کیے بغیر اس بنیاد پر الگ کر دیا گیا تھا کہ فروخت کے لیے ناقص اعلان تھا۔ مذکورہ بالا عرض کی بنیاد پر، فاضل وکیل نے پیش کیا کہ عدالت عالیہ نے اپنے دائرہ اختیار کا استعمال نہ کرنے اور تحریری درخواست کو مختصر طور پر مسترد کرنے میں مادی طور پر غلطی کی۔

اس کے برعکس، جواب دہندہ نمبر 2 کے لیے فاضل وکیل نے کہا کہ حکام کی طرف سے منظور کیا گیا حکم 1959 میں ہونے والی نیلامی کے ریکارڈ پر مبنی تھا اور اس لیے حکام کے پاس 1982 میں تصحیح نامہ جاری کرنے کا دائرہ اختیار تھا۔ انہوں نے مزید زور دے کر کہا کہ حکام کی طرف سے منظور کیا گیا حکم حقائق کے نتائج پر مبنی ہے اور اس لیے عدالت عالیہ نے تحریری درخواست پر غور کرنے سے انکار کر دیا اور اس لیے اس اپیل کو خارج کر دیا جانا چاہیے۔

اوپر بیان کردہ حقائق اور ریکارڈ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اضافی زمین پر قبضہ دینے کے لیے نام نہاد تصحیح جاری کرنے کا حکم انتہائی من مانی ہے کیونکہ:

(a) جائیداد No.25 بتائی گئی زمین کی نیلامی سال 1959 میں فروخت کی گئی تھی اور مذکورہ زمین کا قبضہ مدعا علیہ نمبر 1، کو 8.12.1959 پر سونپ دیا گیا تھا۔ حکام نے نیلامی کے وقت خریدی گئی زمین کے لیے 21.3.1964 پر فروخت ٹھوقلیٹ جاری کیا۔ اس وقت، جواب دہندہ 2 نہیں اس بات پر کبھی اعتراض نہیں کیا کہ اسے نیلامی اور فروخت کی گئی زمین کے پورے علاقے کا قبضہ اس کے حق میں نہیں دیا گیا۔

(b) سال 1978 میں، تنازعہ زمین کا قبضہ اپیل کنندہ کو بطور کرایہ دار دیا گیا تھا۔ اس وقت بھی جواب دہندہ 2 نہیں اس بات پر کوئی اعتراض نہیں اٹھایا تھا کہ مذکورہ جائیداد اسے نیلامی میں فروخت کی گئی تھی۔

(c) 22.5.1978 پر جواب دہندہ نمبر 2 نے تصحیح جاری کرنے کے لیے درخواست دائر کی اور متعلقہ بیجنگ آفیسر نے اس سلسلے میں تصحیح جاری کیا کہ خسر نمبر R/28/17 میں نیلام کی گئی زمین گاؤں کھوکھر میں 4 کنال 14 مرلہ پر مشتمل ہے۔ یہ تصحیح تحصیلدار (سیلز) ہوشیار پور کی سائٹ رپورٹ کے بعد جاری کیا گیا تھا۔ اس وقت بھی جواب دہندہ نمبر 2 نے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں اٹھایا تھا کہ سائٹ کی رپورٹ یا متعلقہ بیجنگ آفیسر کی طرف سے جاری کردہ اصلاح غلط تھی۔

(d) مدعا علیہ نمبر 2 زمین کے اس حصے کو شامل کرنے کی درخواست کے ساتھ جو 1978 سے اپیل کنندہ کے قبضے میں تھا، اس کے حق میں جاری کردہ فرخت ٹھوقلیٹ کو درست کرنے کے لیے صرف 25.9.1982 پر درخواست دی گئی۔ مذکورہ درخواست کو تحصیلدار (سیلز) نے 9.2.1983 کے حکم کے ذریعے تصحیح پر مسترد کر دیا تھا۔ مذکورہ حکم کو اپیل میں منسوخ کر دیا گیا تھا اور متعلقہ ریکارڈ کی جانچ پڑتال کرنے اور مدعا علیہ نمبر 2 کو سننے کے بعد ایک نیا تصحیح جاری کرنے کے لیے معاملہ تحصیلدار (سیلز) کے پاس بھیج دیا

گیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی وجہ درج کیے بغیر اور کسی بھی چیز پر غور کیے بغیر تحصیلدار نے اپیل گزار کے قبضے میں موجود زمین سمیت 6.2.1985 پر ترمیم نامہ (ضمیمہ 'K') جاری کیا۔

(e) احکامات میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 2 کو کیا فروخت کیا گیا تھا۔ 1959 میں منعقدہ ایک عوامی نیلامی میں 'اینٹوں کے بھٹے' کی جائیداد نمبر - 25 جسے "گیر ممکن بھٹا" کے نام سے جانا جاتا تھا۔ اس کے برعکس، جس زمین پر اپیل کنندہ کو کرایہ دار کے طور پر شامل کیا گیا تھا، اسے "گیر ممکن ٹوبا" یعنی تالاب یا ٹینک کی زمین کے طور پر درجہ بند کیا گیا تھا۔

مزید برآں، یہ ریکارڈ پر ظاہر ہوتا ہے کہ زمین کا کچھ حصہ جو مدعا علیہ نمبر 2 کو نیلامی کے ذریعے فروخت کیا گیا تھا۔ ریلوے کے ذریعے حاصل کیا گیا تھا اور آپ کے ساتھ اس پہلو پر غور کرتے ہوئے اعتراض شدہ حکم منظور کیا جاتا ہے۔ حکام نے اشتمال کی کارروائی کے اثرات پر بھی غور نہیں کیا ہے۔

کسی بھی صورت میں، موجودہ معاملے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ فروخت ٹیٹفکیٹ میں خسرہ نمبر یا اس کے رقبے کا ذکر کرنے میں علمی یا ریاضی کی غلطی ہے۔ اس طرح، جواب دہندہ نمبر 2 کی طرف سے کیا دعویٰ کیا گیا ہے۔ زمین کا قبضہ جو 1959 میں نیلامی کے ذریعے اس کے حق میں فروخت کیا گیا تھا، حوالے نہیں کیا گیا اور زمین کا صرف ایک حصہ 1959 میں اس کے حوالے کیا گیا۔ یہ تنازعہ انہوں نے 1982 میں اٹھایا، یعنی 23 سال کے وقفے کے بعد۔ وقت کے طویل وقفے اور اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ علمی یا ریاضی کی غلطی کا کوئی سوال نہیں ہے، حکام کو ایکٹ کی دفعہ (2) 25 کے تحت دائرہ اختیار کا استعمال نہیں کرنا چاہیے جو صرف کسی بھی ترتیب میں علمی یا ریاضی کی غلطیوں کو درست کرنے کا اختیار دیتا ہے یا کسی حادثاتی پھسلن یا غلطی سے اس میں پیدا ہونے والی غلطیاں۔ اصلاحات کی آڑ میں حکام نے جواب دہندہ نمبر 2 کے حق میں اضافی زمین کا قبضہ حوالے کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ یہ بھی واضح ہے کہ چیف سٹیٹمنٹ کمشنر نے معاملے کے حقائق پر اپنا ذہن نہیں لگایا ہے اور صرف یہ مشاہدہ کیا ہے کہ ریاضی کی غلطی کو درست کرنے میں دوسرا بندوبست یا مزید بندوبست جاری کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

مزید برآں، چیف سٹیٹمنٹ کمشنر کو اس حقیقت پر غور کرنا چاہیے تھا کہ اپیل کنندہ زمین کے قبضے میں تھا کیونکہ اسے 1978 سے کرایہ دار کے طور پر شامل کیا گیا تھا۔ لہذا، اس کے پاس مدعا علیہ نمبر 2 کو، اس کے قبضے میں موجود اضافی زمین دینے والے نام نہاد تصحیح کے خلاف اپیل دائر کرنے کا حق تھا۔

آخر میں، ہم اپیل گزار کے فاضل وکیل کی طرف سے اٹھائے گئے اس دلیل میں بہت زیادہ طاقت پاتے ہیں کہ تحصیلدار (سیلز) نے اپیل گزار کو کوئی نوٹس جاری کیے بغیر ناقص اعلان کی بنیاد پر

30.1.1985 (ضمیمہ 'ا') کے نیلامی فروخت کو منسوخ کرنے کا حکم منظور کرنے میں غلطی کی۔ تحصیلدار (سیلز) کو اپیل گزار کو سننا چاہیے تھا، جس کی بولی سب سے زیادہ تھی اور اسے تین سال بعد اعتراض شدہ حکم منظور کرنے سے پہلے 30.12.1982 پر قبول کیا گیا تھا۔ موجودہ معاملے میں، اپیل کنندہ کرایہ دار کے طور پر زمین کے قبضے میں تھا۔ اس کی بولی قبول کر لی گئی اور اگر اس بولی کو الگ کرنا تھا تو اس کے (اپیل کنندہ کے) حقوق یقینی طور پر بری طرح متاثر ہوں گے، اس لیے اسے سننے کی ضرورت تھی۔ چونکہ اس طرح کا حکم منظور کرنے سے پہلے اپیل کنندہ کو ایسا کوئی موقع فراہم نہیں کیا گیا تھا، اس لیے اسے منسوخ کرنے کی ضرورت ہے۔ (ری: سریندر سنگھ بنام مرکزی حکومت اور دیگران، (1986) 4 ایس سی سی 667۔

متذکرہ بالا بحث کے پیش نظر، اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کی گئی تحریری درخواست کو خارج کرتے ہوئے ہائی کورٹ کی طرف سے منظور شدہ غیر قانونی حکم کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ 6.2.1985 کا تصحیح (ضمیمہ 'K') تحصیلدار۔ کم۔ M.O کی طرف سے جاری کیا گیا تھا۔ Dasuya نے درخواست گزار کی ملکیت میں رکھی ہوئی زمین کو بطور کرایہ دار جو اب دہندہ نمبر 2 کے حق میں جاری کر کے فروخت کے ٹیٹولیکٹ کو درست کرتے ہوئے اسے منسوخ کر کے ایک طرف کر دیا ہے۔ نتیجتاً، فنانشل کمشنر یونیورسٹی اور سیکرٹری پنجاب حکومت کی طرف سے جاری کردہ غیر قانونی احکامات، محکمہ بحالی اور چیف سیٹلمنٹ کمشنر، ہوشیار پور کی طرف سے جاری کردہ حکم کو ایک طرف رکھا گیا ہے۔ حکم (ضمیمہ 'ا') مورخہ 30.1.1985 کو تحصیلدار (سیلز) کی طرف سے منظور کیا گیا نیلامی مورخہ 30.12.1982 کو ایک طرف رکھتے ہوئے بھی منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اپیل اس کے مطابق نمٹا دی گئی ہے جس میں اخراجات کا کوئی حکم نہیں ہے۔

وی۔ ایس۔ ایس۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔